جواب رد الرفضہ

۱۳۳۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً ولاعناً

مولوی احمد رضا خان صاحب ساکن محلہ سوداگران بریلی نے ایک رسالہ شایع کیا ہے جسکا نام تاریخی رد الرفضہ رکھا ہے مکرمی سید حسنین احمد صاحب نقوی ساکن شہر کہنہ بریلی نے ہمارے پاس بغرض جواب بھیجا کہ اسکی وجہ سے یہان بیحد تعصب پھیلا ہوا ہے جسکا جواب نہایت ضروری ہے لہذا ہمنے بھی اسکا نام جواب رد الرفضہ رکھا۔

اس رسالہ کا خلاصہ خود اون کی طرف سے سرصفحہ پر یہ شایع کیا گیا ہے۔

"ہدایت برادران اہلسنت کیلئے یہ نفیس وضروری فتوی دافع بلا وبلوی جس مین عظیم وجلیل سندون سے روشن کیا گیا ہے کہ زمانہ حال کے جسقدر رافضی تبرائی ہین علی العموم سب کافر ومرتدین اونکے ساتھ کوئی معاملہ مسلمانون کا سا برتنا حلال نہین۔ رافضی اپنے کسی مورث مسلمان کا ترکہ شرعاً نہین پا سکتا اگرچہ وہ مورث اس رافضی کا باپ یا حقیقی بھائی ہو۔ رافضی مرد یا عورت کا نکاح کسی مسلمان یا کافر رافضی یا غیر رافضی اصلاً کسی سے نہین ہو سکتا۔ محض زنا ہوگا اور اولاد ہرگز صحیح النسب نہوگی" مطبع اہلسنت وجماعت واقع بریلی مین چھاپکر شایع کیا گیا۔

اس فتوی کو دیکھکر ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ شخص نہ مسلمان ہے نہ یہودی نہ نصرانی بلکہ کوئی نئے دین کا موجد ہے جسکا وہ رسول ہی نہین بلکہ خدا بننا چاہتا ہے کیونکہ تمامی مذاہب مین ہر شخص اپنے دین کا پابند مانا گیا ہے۔ یعنی یہودی یہودی کا وارث ہو سکتا ہے نصرانی

نصرانی کا ہندو نہ ہندو کا۔ مگر یہ شخص سب کے خلاف کہتا ہے کہ رافضی اپنے مورث رافضی کا بھی وارث نہیں ہو سکتا تو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ کسی مذہب کا آدمی ہے۔

نکاح کے بارہ مین تو یہ یونین گورنمنٹ کا مقلد مانا جا سکتا ہے جو مسلمانون کی ازواج کو صحیح زوجہ نہین مانتی کیونکہ وہ تعدد ازواج کے قائل ہین۔ مگر میراث مین تو بالکل موجد ہین۔

مطلب آپکا یہ ہے کہ جس طرح خلیفہ اول نے دختر رسول اللہ کو میراث پدری سے محروم کیا تھا اوسی طرح یہ تمام شیعہ کو میراث سے محروم کرتے ہین۔ مگر شکر خدا کہ یہ زمانہ گورنمنٹ برطانیہ کی عدالت کا ہے جس مین اگر خلیفہ اول بھی زندہ ہوتے تو جناب سیدہ کو محروم نہ کر سکتے۔

اس فتوی کی وہی شان ہے جو دیہاتیون کے جاہل ملاؤن کہتے پھرتے ہین کہ تعزیہ دیکھنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ حالانکہ بت دیکھین یا گھوڑے گدھے کا کچھ دیکھین تو نکاح نہین ٹوٹتا مگر تعزیہ ایسی چیز ہے کہ اوسکے دیکھنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے پھر ان لوگون سے کون خطاب کرے۔

خدا نے اپنا بڑا فضل کیا جو سلطنت انکے ہاتھون سے چھن گئی اور گورنمنٹ کا راج ہے ورنہ یہ لوگ تو شیعون کو زندہ بھی نہ رہنے دیتے۔

بہرحال اگرچہ یہ رسالہ قابل جواب نہ تھا کیونکہ جواب کسی مذہب والے کا دیا جاتا ہے۔ نہ اوسکا جو کسی مذہب کا پابند نہو۔ مگر چونکہ اس رسالہ سے وہان تعصب پھیل رہا ہے لہذا مذہب اہلسنت والجماعت بتا دینا ہمارا فرض ہے کہ معلوم ہو اہلسنت والجماعت کا کیا عقیدہ ہے۔

کیونکہ ایک تو اونکا اصول مسلمہ یہ ہے نحن لانکفر اهل القبلة ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے پھر وہ کیونکر شیعون کو کافر کہہ سکتے ہین بغیر اسکے کہ خود اپنے دین سے علحدہ ہون۔

دوسرے صحابہ کے بارہ مین اون کا عقیدہ صرف اسیقدر ہے نحن نکف اللسان عن ذکر الصحابة کہ ہم صحابہ کے بارہ مین اپنی زبان بند کرتے ہین۔ پھر خلفائے ثلثہ مین کونسا سرخاب کا پر لگا جنکی تکفیر سے کوئی شخص کافر ہو کیونکہ وہ بھی صحابی ہین اور صحابی کے بارہ مین صرف کف لسان کا حکم ہے کہ کسی کو زبان نہ کھولنا چاہیئے۔

احادیث وضعی در ذم رافضہ۔ بہرحال مولوی احمد رضا خان صاحب نے تو جا بجا حسان کے

کہ اپنے علما سے اون کی تکفیر نقل کی ہے کہ وہ انکے کفر کے قائل ہین۔ مگر اونکے متقدمین نے تو ہزارون حدیثین اس بارہ مین بنا ڈالی ہین چنانچہ صواعق محرقہ مین چند حدیثین اس قسم کی لکھی ہین کہ آخر زمانہ مین ایک قوم ہوگی جسکا نام رفضہ ہوگا۔ وہ مشرک ہین۔ یہ لوگ اسلام سے خارج ہین یہ مشرک ہین ص۳ صواعق محرقہ۔

مگر علامہ ابن تیمیہ صاف لفظون مین لکھتے ہین وبهذا يعرف كذب لفظ الاحاديث المرفوعة التي فيها لفظ الرافضة ص۸ منہاج السنۃ جلد اول

یعنی چونکہ لفظ رافضہ ۱۲۲ھ مین پیدا ہوا لہذا معلوم ہوا کہ جتنی حدیثون مین یہ لفظ آیا ہے وہ سب کذب وافترا ہے۔

تو جب حضرات علمائے اہلسنت ایسی وضعی حدیثین بنانے مین نہ چوکے کہ رسول اللہ صلعم پر اسدرجہ کا افترا کیا اون سے اسپر کیونکر تعجب ہو سکتا ہے کہ وہ رافضہ یعنی شیعہ کو کافر کہین کیونکہ یہ رسول پر افترا کرنے مین بھی نہین چوکے۔

اب آیئے نفس مسئلہ کی تحقیق پر کہ سب صحابہ کا کیا حکم ہے۔ صواعق محرقہ مین ہے قال ابن المنذر لا اعلم احدا يوجب القتل على سب من بعد النبي ص ص۱۵۲

کہا ابن المنذر نے کہ ہم کسی کو نہین جانتے جو غیر نبی کے سب پر حکم قتل دیتا ہو۔

والضابطة ان كل شتم قصد به اذى النبي صلعم كما وقع من عبد الله بن ابي كفر وما لا فلا كما وقع من مسطح في قصة الافك ص۱۵۲

یعنی قاعدہ یہ ہے کہ جس سب وشتم سے یہ مقصود ہو کہ رسول اللہ کو ایذا پہونچے تو وہ کفر ہے جیسا کہ عبداللہ بن ابی سے واقع ہوا۔ اور جس سب وشتم کا مقصود یہ نہو وہ کفر نہین ہے جیسا کہ مسطح (صحابی) سے واقع ہوا قصہ افک عائشہ مین۔

وبغض بعضهم من حيث الصحبة لا شك انه كفر واما سب او بغض بعضهم لامر آخر فليس بكفر حتى الشيخين ص۱۵۳

یعنی بعض صحابہ کا بغض اس وجہ سے کہ وہ صحابی تھا کفر ہے۔ لیکن سب یا بغض بعض صحابہ کا کسی دوسری وجہ سے کفر نہین ہے اگرچہ شیخین ہی سے بغض رکھے یا اونکا سب کرے۔

وفی شرح المختار وسب احد من الصحابۃ وبغضہ لایکون کفرا لکن یفسق خیر علیؓ لم یکفر شاتمہ صفحہ ۱۵۳

یعنی شرح مختار مین ہے کہ سب یا بغض کسی صحابی کا موجب کفر نہین ہے بلکہ وہ گمراہ کہا جائیگا کیونکہ حضرت علیؓ نے اپنے گالی دینے والے کو کافر نہین کہا۔

وجوابہ ان الخلافۃ من الوقایع الحادثۃ ولیست حکما شرعیا وجاحد الضروری انما یکفر اذا کان ذلک الضروری فکما شرعیا کالصلاۃ والحج لاستلزامہ تکذیب النبی بخلاف الخلافۃ المذکورۃ صفحہ ۵۵ صواعق محرقہ

اور جواب اوسکا یہ ہے کہ خلافت اون وقایع سے ہے جو بعد کو حادث ہوئی حکم شرعی نہین ہے اور منکر ضروری اوس وقت کافر ہوگا کہ جب وہ ضروری دین حکم شرعی ہو مثل نماز و حج کے کہ اوسکے انکار سے تکذیب نبی لازم آتی ہے بخلاف خلافت مذکورہ کے۔

علامہ ابن تیمیہ جنسے بڑھکر آجتک کوئی عاشق شیخین نہین گذرا ہے اپنی کتاب صارم مسلول مین لکھتے ہین جو حیدرآباد دکن مین چھپ چکی ہے ومطلق السب لغیر الانبیاء لایستلزم الکفر لان بعض من کان علی عہد النبی کان ربما سب بعضہم بعضا ولم یکفر احد بذالک ولان اشخاص الصحابۃ لایجب الایمان بہم باعیانہم فسب الواحد لایقدح فی الایمان باللہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر صفحہ ۵۸۶ مطبوعہ حیدرآباد دکن۔

یعنی مطلقاً گالی دینا غیر انبیا کو مستلزم کفر نہین ہے کیونکہ بعض صحابہ نے بعض صحابہ کو عہد نبی مین گالی دی ہے اور کوئی اونکے کفر کا قائل نہین اور چونکہ خود اشخاص صحابہ پر ایمان لانا تعیین صحابہ ضروری نہین ہے تو کسی ایک کو گالی دینا اوسکے مومن باللہ وملائکہ ہونے مین قدح نہین کرتا۔

پس جب قدیم سے مذہب اہلسنت یہی رہا ہے کہ کسی شخص پر صحابہ سے ایمان لانا ضروری نہین ہے اور اونکے گالی دینے سے کفر نہین لازم آتا تو علماء شیعہ سے کیون اسکی فرمایش کی جاتی ہے کہ حرمت تبرا کا اعلان کردین علامہ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر مین لکھتے ہین سب الشیخین لیس بکفر کما صححہ ابو الشکور السلمی فی تمہیدہ وذالک لعدم ثبوت مبناہ وعدم تحقق معناہ فان سب المسلم فسق کما فی حدیث ثابت وح یستوی الشیخان وغیرہما

فی ھذا الحکم ولانہ لو فرض ان احدا قتل الشیخین بل والختنین بوصف الجمع لا یخرج عن کونہ مسلما عند اھل السنۃ والجماعۃ ومن المعلوم ان السب دون القتل

شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص ۸۶

کہ شیخین کو گالی دینا موجب کفر نہین ہے جیسا کہ ابو الشکور سلمی نے اپنی کتاب تمہید مین اسکی تصحیح کی ہے کیونکہ بنا اسکا ثابت نہین اسلئے کہ مسلمان کا گالی دینا فسق ہے جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے تو اس وقت شیخین اور غیر شیخین اس حکم مین مساوی ہین بلکہ اگر فرض کیا جائے کہ کسی نے شیخین کو بلکہ ختنین کو بوصف جمع قتل کیا تو بھی وہ اہلسنت کے نزدیک اسلام سے خارج نہین ہو سکتا اور بدیہی ہے کہ گالی دینا کم درجہ رکھتا ہے قتل سے تو جب قتل سے کافر نہین ہوتا تو گالی دینے سے اوسکا کیا بگڑیگا!!

آپنے تو تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی دیکھی ہوگی۔ استب عقیل بن ابیطالب وابو بکر قال وکان ابو بکر سبابا او نسابا غیر انہ تحرج من قرابتہ من النبی ص ۳۷

کہ حضرت عقیل بن ابی طالب اور ابو بکر سے گالی گفتہ ہوا۔ ابو بکر بڑے گالی دینے والے تھے یا نسب کے جاننے والے تھے مگر بخیال قرابت رسول کچھ نہ کہا۔

جس سے معلوم ہوا کہ نہ حضرت عقیل پر آنحضرت نے کچھ عتاب کیا۔ نہ ابو بکر کے گالی بکنے پر حکم جاری ہوا پھر کیونکر مطلق سب وتبرا موجب کفر ہو سکتا ہے۔

اب مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی سے امید ہے کہ وہ اپنے علماء دین کی ان تصریحات صریحہ کو دیکھکر فرمائین آپکا فتوی کیسا ہے کیونکہ خود آپکے علمانے اسکی تصریح کردی ہے کہ سب شیخین سے آدمی کافر نہین ہوتا۔ اور ابو بکر کو تو خود حضرت عقیل نے روبروے آنحضرت گالی دی اور کچھ نہ بولے تو گیا آپ دوسرے رسول پیدا ہوے ہین جو یہ فتوی جاری کر رہے ہین۔

حقیت مذہب شیعہ۔ اب ہم مختصر طور پر حقیت مذہب شیعہ کو دکھاتے ہین جس سے امید ہے کہ اور بھی اونکی ہدایت ہو کیونکہ اگر دنیا مین کوئی مذہب سچا من جانب اللہ ہے تو شیعہ جسکا اصول تو اوسی روز حضرت نے ظاہر فرمایا جس روز اپنی نبوت کا اعلان کفار پر کیا کہ فرمایا مین خدا کا رسول ہون اور علی میرے خلیفہ وصی وزیر بھائی ہین۔ کیونکہ ہر نبی نے

اپنے وصی اور جانشین کا اظہار آخر زمانہ مین کیا ہے۔ مگر چونکہ یہ دین اشرف الادیان تھا اسلئے حضرت نے بحکم خدا اوسی روز اسکا اظہار فرمایا جس روز اپنی نبوت کا اعلان دیا جو تمامی کتب اہلسنت مین موجود ہے۔

ملاحظہ ہو مسند احمد بن حنبل۔ خصائص نسائی۔ تفسیر معالم التنزیل۔ تفسیر طبری۔ تفسیر در منثور سیوطی۔ تاریخ طبری۔ تاریخ کامل۔ تاریخ ابو الفدا وغیرہ معتبر کتب اہلسنت۔

چونکہ دین حق کی اصلی شناخت یہی ہے کہ بقول اے لا اکراہ فی الدین وہ کسی قسم کے جبر و تعدی سے نہ شایع ہو بلکہ محض حسن بیان سے اسلئے حضرات ائمہ اطہار نے اپنی مظلومیت و مقہوریت سے تمام عالم پر ثابت کردیا کہ دین حق یہی ہے جسکے مٹانے کی کوشش مخالفین دین کررہے ہین مگر اسکی حقیقت ایسی ہے کہ ہر قسم کے ظلم و تعدی پر بھی یہ دین باقی ہے اور ترقی کر رہا ہے۔

دنیا کی تواریخ ملاحظہ کیجئے کہ کسی سلطنت مین کسی مذہب مین یہ قانون نہین ہے کہ صرف مذہبی اعتقاد سے وہ پامال کیا جائے یا اوسکے قومی حقوق زائل کئے جاوین مگر عہد معویہ سے یہ قانون انکے یہان جاری ہے کہ محض شیعہ ہونا ایسا جرم ہے کہ نہ انکی گواہی سنی جائے نہ انکا حق ہے۔ بلکہ جو شیعہ ہو وہ قتل کردیا جائے۔ علامہ ابوبکر بن عبد الرحمان سید شہاب نصائح کافیہ مین لکھتے ہین صفحہ

کتب معاویۃ نسخۃ واحدۃ الی عمالہ بعد عام الجماعۃ ان برئت الذمۃ ممن روی شیئاً من فضل ابی تراب واهل بیتہ۔ یعنی معاویہ نے سنہ کے بعد ایک پروانہ جاری کیا کہ ہم بری الذمہ ہین اوس سے جو فضائل جناب امیر و اہلبیت طاہرین روایت کرے۔ یعنی اوسکا خون جائز ہے۔

پھر لکھتے ہین وکتب معاویہ الی عمالہ فی جمیع الآفاق ان لا یجیزوا لاحد من شیعۃ علی شہادۃ صفحہ

یعنی دوسرا پروانہ معویہ نے یہ لکھا کہ شیعون کی گواہی کسی بار میں نہ لی جائے۔

پھر لکھتے ہین صفحہ وکتب الی عمالہ نسخۃ واحدۃ الی جمیع البلدان انظروا من قامت

علیہ البینۃ انہ یحب علیاً واھل بیتہ فامحوہ من الدیوان واسقطوا عطاءہ ورزقہ وشفع ذلک بنسخۃ اخری من اتھمتموہ بموالاۃ ھولاء القوم فنکلوا بہ واھدموا دارہ (کذا)

یعنی اسکے بعد دوسرا پروانہ اوسنے لکھا کہ دیکھو جسکی بابت تحقیقات سے ثابت ہو جائے کہ وہ حضرت علیؑ اور اونکے اہلبیت کو دوست رکھتا ہے تو اوسکا نام دیوان سے کاٹ دو جو روزینہ یا وظیفہ اوسکا مقرر ہو اوسکو بند کردو۔

اسکے بعد ایک دوسرا پروانہ جاری کیا کہ اگر کسی شخص پر اسکی تہمت بھی لگائی جائے یعنی غلط طور پر بھی بیان کیا جائے کہ وہ ان حضرات کو دوست رکھتا ہے تو اوسکی سزا کرو اور گھر اوسکا گرا دو۔

پھر لکھتے ہین فلم یزل الامر کذالک حتی مات الحسن بن علیؑ فازداد البلاء والفتنۃ فلم یبق احد من ھذا القبیل الا وھو خائف علی دمہ او طرید علی الارض ثم تفاقم الامر بعد قتل الحسینؑ وولی عبد الملک بن مروان فاشتد الامر علی الشیعۃ وولی علیھم الحجاج بن یوسف فتقرب الیہ اھل النسک والصلاح لبغض علی وموالاۃ اعداءہ (کذا)

یعنی معویہ اسی طرح کے احکام جاری کرتا رہا یہانتک کہ جناب امام حسنؑ شہید ہوئے اوسکے بعد تو فتنہ وبلا نے اور ترقی کی یہانتک کہ شیعون سے کوئی ایسا نہ تھا جسکو اپنے قتل ہونے کا خوف نہو یا وہ آوارہ دشت ہو جب جناب امام حسینؑ نے شہادت پائی تو اور بھی سختی بڑھگئی۔ یزید کے بعد جب عبد الملک خلیفہ ہوا تو اور بھی شیعون پر سختی ہونے لگی کیونکہ عبد الملک نے حجاج کو کوفہ وبصرہ کا گورنر بنایا تب جتنے دنیا دار عابد وزاہد اوس زمانہ مین تھے سبنے اس ذریعہ سے حجاج سے تقرب حاصل کرنا شروع کیا کہ وہ جناب امیرؑ کا دشمن ہے اور اونکے دشمنون کا دوست۔

ایسی حالت مین کون کہہ سکتا ہے کہ وہ مذہب دنیا مین باقی رہے جسکی مخالفت مین اس طرح سلطنت کوشان ہو کہ عام طور سے اونکے قتل کا حکم ہو اور اونکی گواہی نہ لیجائے

انکا حق نہ ملے روزینہ وظائف جو مقرر تھے وہ بند کئے جائین۔ پھر اس سے بڑھکر اوس مذہب کے حقیت کی کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ وہ ان سب مصائب اور ظلم پر صبر کرے اور اپنے دین پر قائم رہے۔

معویہ نے جو مغیرہ کو حاکم کوفہ مقرر کیا تو اور کچھ نہ سمجھایا مگر کہا ولست تارکا ایصاءک بخصلۃ واحدۃ لا تترک شتم علی وذمہ والترحم علی عثمان والاستغفار لہ والعیب لاصحاب علی والاقصاء لھم والاطراء لشیعۃ عثمان والادناء لھم فقال لہ المغیرہ قد جربت وجربت وعملت مثلک لغیرک فلم یذمنی ص۳۲ کہ ہم اور امور مین تیری رائے پر پورا اعتماد رکھتے ہین۔ اور کچھ نہین کہتے۔ مگر اتنا سمجھا نا ضروری ہے کہ حضرت علیؑ کی دشنام دہی کو کبھی نہ چھوڑنا۔ اور اوسکے ساتھ ہمیشہ عثمان پر رحمت کی دعا کرنا اور اصحاب حضرت علیؑ کی مذمت کرنا اور جہانتک ہو سکے اونکو اپنے پاس سے نکالنا۔ اور دوستان عثمان کی تعریف کرنا اور اونکو اپنا مقرب بنانا۔ مغیرہ نے کہا ہمکو اسکا تجربہ ہے۔ تجربہ کر چکے ہین۔ اور تمھارے سوا جو خلفا ہوئے اونکے لئے یہ کام کر چکے ہین جس سے وہ سب خوش رہے۔

اب بتایئے خلیفہ دوم عمر کے سوا اور کون خلیفہ ہوا جسکی طرف سے مغیرہ حاکم کوفہ ہوا۔ جس سے معلوم ہوا کہ عمر کے زمانہ مین بھی وہ یہ کام کر چکا تھا۔ جسکے صلہ مین عمر نے حد زنا اسپر نہ جاری کیا بلکہ اون لوگون پر حد جاری کیا جنھون نے اسکی گواہی دی حالانکہ وہ سب صحابی رسول تھے۔

اسی ملعون مغیرہ نے ایکروز معویہ کے دربار مین کہا کہ جناب رسالتمآب نے جو جناب سیدہؑ کا عقد جناب امیرؑ سے کیا تو نہ اس وجہ سے کہ وہ حضرت آپسے راضی تھے۔ بلکہ یہ معاوضہ تھا اون احسانات کا جو حضرت ابوطالبؑ نے رسول اللہ پر کیا تھا ص۳۲

اسی معویہ نے مروان بن حکم کو حاکم مدینہ مقرر کیا جو ہر جمعہ کو لعنت کیا کرتا تھا جناب امیرؑ پر جناب امام حسنؑ اسی وجہ سے مسجد مین نہ آتے تو مروان نے ایکروز نہایت بری گالی حضرت کے مکان مین لکھ بھیجا کہ تمھاری مثل تو خچر کی ہے کہ جب اوس سے پوچھا جاتا ہے کہ

تیرا باپ کون ہے تو وہ کہتا ہے میری ماں تھوڑی ہے صـ۲۲ـ

شیعیان حیدر کرار! تم شکر خدا بجالاؤ کہ ایسی گورنمنٹ کے زمانہ مین ہو کہ اس قسم کے کلمات تم نہین سنتے جو تمھارے ائمہ اطہار نے سنے ہین اور صبر کیا ہے۔

یہان مصنف نصائح کافیہ نے حضرت حجر بن عدی کا حال لکھا ہے جو شیعیان جناب امیرؑ سے تھے اور صحابی رسول کہ معویہ نے ان لوگون کو محض اس جرم پر بلا کر قتل کیا ہے کہ وہ شیعہ علیؑ تھے جنپر کہ قدر حضرت عائشہ روئی ہین اور معویہ سے کہا۔ کہو تو ہم تجھے اوسکے عوض قتل کر ڈالین۔

صیفی بن فسیل شیبانی سے زیاد نے جناب امیرؑ کے بارہ مین سوال کیا تو بہت تعریف کی اوسپر زیاد نے ایسقدر مارا کہ وہ زمین پر گر پڑے۔ زیاد نے دوبارہ سوال کیا تو کہا کہ اگر تو ہماری بوٹی بوٹی بھی کاٹ دیگا تو ہم وہی کہین گے جو کہہ چکے ہین جسپر وہ قید کیے گئے۔ صـ۳ـ

قال الحافظ الذہبی قتل زیاد الرشید الہجری للتشیعہ فقطع لسانہ وصلبہ صـ۵ـ

علامہ ذہبی کہتے ہین کہ زیاد ملعون نے رشید ہجری کو صرف اس وجہ سے قتل کیا وہ شیعہ تھے لہذا زیاد نے اون کی زبان کاٹ ڈالی اور سولی دی۔

ذکر الحافظ السیوطی رحمہ اللہ انہ کان فی ایام بنی امیہ اکثر من سبعین الف منبر یلعن علیہا علی بن ابیطالب۔ صـ۷ـ

یعنی علامہ سیوطی لکھتے ہین کہ زمانہ بنی امیہ مین ستر ہزار منبر ایسے تھے جنپر جناب امیرؑ پر لعنت کی جاتی کیونکہ معویہ اس بدعت کو جاری کر گیا تھا۔

کیا اہلسنت کہہ سکتے ہین اس قسم کا اہتمام کبھی بھی شیعون نے تبرا ءِ شیخین مین کیا ہے کیا اونکو اس انتقام کا حق نہین ہے۔

عبداللہ بن ہانی قبیلہ اود کا جو بنی قحطان کا ایک قبیلہ ہے ایک شخص تھا جسنے حجاج کی بہت سی خدمت کی تھی۔ حجاج نے اوس سے کہا کہ ابھی تک تیری خدمتون کا بدلہ نہین ہوا یہ کہکر اوسنے اسماء بن خارجہ کو بلا بھیجا جو بنی فزارہ کا سردار تھا۔ اور کہا کہ اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کر دے۔ اوسنے انکار کیا تو حجاج نے کہا کوڑا لاؤ۔ یہ سنتے ہی اسماء نے اپنی بیٹی

کا عقد اوس سے منظور کرلیا۔ پھر سعید بن قیس ہمدانی کو بلا بھیجا جو قبیلہ یمانیہ کا سردار تھا۔ اوس سے کہا کہ اپنی بیٹی اس کے عقد مین دے اوسنے کہا اوہ کون قبیلہ ہے جو ہم اوس سے . تو حجاج نے کہا تلوار لاؤ۔ سعید کو جب معلوم ہوا کہ حجاج قتل کریگا تو وہ نکاح کرنے پر راضی ہوا تب حجاج نے عبد اللہ مذکور سے کہا دیکھ ہمنے سید فزارہ و سید ہمدان کی بیٹی سے تیرا عقد کر دیا حالانکہ تو جانتا ہے تیرا قبیلہ اس لائق نہ تھا۔

عبد اللہ نے کہا مگر ہمارے قبیلہ کو چند منقبتین ایسی حاصل ہین جو کسی کو نہین حاصل ہے ایک یہ کہ عبد الملک نے کبھی ہمارے قبیلہ کو بد نہین کہا۔ حجاج نے کہا بیشک یہ بڑی منقبت ہے دوسرے یہ کہ ہمارے قبیلے کے ستر آدمی معویہ کے ساتھ تھے جنگ صفین مین اور حضرت علیؓ کیساتھ صرف ایک آدمی شریک ہوا وہ بھی کوئی اچھا آدمی نہ تھا۔ حجاج نے کہا ہان یہ منقبت ہے تیسرے یہ کہ ہمارے قبیلہ کی عورتون نے نذر کیا تھا کہ اگر جناب امام حسینؑ شہید ہونگے تو ہم گیارہ گیارہ اونٹ نحر کرینگے چنانچہ سب عورتون نے اس نذر کو پورا کیا۔ حجاج نے کہا بیشک یہ بھی منقبت ہے۔

چوتھے یہ کہ جب ہمارے خاندان سے کہا گیا کہ ابو تراب پر لعنت کرو تو سب نے نہایت خوشی سے قبول کیا اور سکے ساتھ امام حسنؑ امام حسینؑ اور اونکی مان فاطمہ زہرا پر بھی لعنت کیا صلوات اللہ علیہم۔ حجاج نے کہا بیشک یہ بھی منقبت ہے ص۲۵

ان حالات سے آپ اندازہ کر سکتے ہین کہ جس مذہب کی بنیاد عداوت اہلبیت طاہرین پر ہو اور اوسکے بزرگان دین کے یہ کارنامے ہون تو انکے علماء شیعون کی تکفیر و تفسیق مین کوتاہی کر سکتے ہین کیونکہ اگر دنیا مین کوئی مذہب شریعت رسول پر عامل ہے تو وہ شیعہ ہی ہین ورنہ یہ لوگ تو انھین خلفا و سلاطین کے طریق پر رہے اور ابتک ہین۔

دیکھیے اوسی کتاب مین ہے خطاب الحجاج بالکوفۃ فذکر الذین یزورون قبر رسول اللہ بالمدینۃ فقال تبا لھم انما یطوفون باعواد و رمۃ بالیۃ ھلا طافوا بقصر امیر المومنین عبد الملک الا یعلمون ان خلیفۃ المرء خیر من رسولہ انتھی ص۲۶

حجاج نے کوفہ مین خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ جو زیارت قبر رسول کو مدینہ جاتے ہین تو انپر وائے ہو کہ یہ لکڑیون کا اور بوسیدہ ہڈیون کا طواف کرتے ہین۔ قصر امیر المومنین عبد الملک کا کیون طواف نہین کرتے۔ کیا نہین معلوم کہ خلیفہ کسی شخص کا بہتر ہوتا ہے اوسکے رسول سے۔

یعنی عبد الملک خلیفہ خدا ہین لہذا وہ بہتر ہین رسول اللہ صلعم سے کیونکہ حضرت تو فرستادہ تھے۔

دیکھئے جو خیال حجاج نے روضہ رسول کی نسبت ظاہر کیا تھا وہی خیال وہابیون کا ہے یا نہین جو تعزیہ امام حسین پر اسی وجہ سے معترض ہین کہتے ہین تو بانس کی کھپچیان ہین یا کاغذ اور ابرک۔ اوسی تقلید مین وہابیون نے روضہ رسول کو صنم اکبر کا خطاب دیا تھا اور اپنے زمانہ اقتدار مین چاہا کہ کھود ڈالین بلکہ کچھ کھود بھی ڈالا رسول کی نسبت بھی جو دوسرے خیال ظاہر کیا وہی خیال اہل حدیث ہے جیسے چمار چوہڑے کی مثال دیتے ہین دیکھو تقویۃ الایمان پھر ان لوگون کے ان فتوون سے کیونکر تعجب ہو سکتا ہے جو یہ لوگ تکفیر شیعیان علی بن ابیطالب مین جاری کرتے ہین کیونکہ زمانہ معاویہ سے بلکہ ابوبکر و عمر سے اونکو یہی تعلیم ملی ہے کہ اہلبیت طاہرین سے مخالفت کیجائے چنانچہ اوسی نصائح کافیہ مین ہے وقد اخرج الدارقطنی عن مروان بن الحکم انہ قال ما کان احد ادفع عن عثمان من علی فقیل لہ ما لکم تسبونہ علی المنابر قال انہ لا یستقیم لنا الامر الا بذلک

یعنی دارقطنی نے روایت کیا ہے کہ حضرت علی سے بڑھکر کوئی شخص حامی عثمان نہ تھا جب کہا گیا کہ پھر تم لوگ سب علی کیون کرتے ہو تو مروان نے کہا بغیر اسکے ہمارے امور راست نہین ہو سکتے۔ جس سے معلوم ہوا کہ اصل وجہ عداوت اہلسنت یہی ہے کہ وہ جانتے ہین اگر شیعون کی مذمت نہ کرین۔ قوم کو ہمیشہ اون سے نفرت نہ دلاتے رہین تو مذہب اہلسنت کا وجود ہی نہ رہے کیونکہ سب و شتم جناب امیر تو بحکم عمر بن عبد العزیز خلیفہ موقوف ہو چکا۔ اب کسی کی یہ مجال تو ہے نہین کہ کھلم کھلا علانیہ سب و شتم جناب امیر کر سکے ورنہ مذہب اہلسنت سے خارج ہو جاتے ہین لہذا اوسکے عوض مین شیعون سے عداوت کی جاتی ہے اور اونکی تکفیر کا فتوی جاری کیا جاتا ہے اوسی غرض کو مولوی احمد رضا خان صاحب نے اس رسالہ رد الرفضہ کے ذریعہ سے پورا کرنا چاہا ہے۔ مگر اونکو نہین معلوم کہ فرقہ حقہ شیعہ کی حقیقت ایسی ثابت ہے کہ ان سب ظلم و ستم کے ساتھ اہلسنت کو اقرار کرنا پڑا کہ یہ فرقہ بالکل ناجی اور حق پر ہے جس سے کسی طرح انکار نہین ہو سکتا۔

چنانچہ مولوی عبد الحلیم صاحب فرنگی محلی جو حال کے علماء سے تھے اور مولوی عبد الحی صاحب کے والد بزرگوار ہین وہ اپنی کتاب حل المعاقد مین لکھتے ہین۔ ص ۲۴

ان ارادان الشیعۃ یتبعون الائمۃ الذین ھم عترۃ الرسول صلعم لکونھم مجتہدی
دین لا لانھم ناقلوہ عن ناقل الدین فھو افتراء وان ارادان الشیعۃ یتبعون الائمۃ
لانھم نقلوا الدین وھم عدول امتحق اثبتوا العصمۃ لھم فالطعن اما لعدم کون الائمۃ
عدول لانھم تزلزل الایمان۔ اولعدم صحۃ الاتباع بالائمۃ وان کانوا عدلا لانھم ترجیح بلا
مرجح فان معاشر الاشاعرۃ ایضا یتبعون الاشعری والشافعی لانھما ناقلا الدین عادلین
ولا فرق فتدبر۔ صفحہ مطبوعہ لکھنؤ

یعنی جلال الدین دوانی نے جو کہا تھا کہ فرقہ ناجی اشعری ہے نہ معتزلی نہ شیعہ کیونکہ وہ اپنے ائمہ کا اتباع کرتے
ہین تو اسپر مولوی عبد الحلیم صاحب لکھتے ہین کہ شیعونکو جو فرقہ غیر ناجی کہتے ہو تو یا اس وجہ سے کہ وہ اپنے
ائمہ کو مثل نبی یا مجتہد دین مانتے ہین نہ یہ کہ وہ رسول سے ناقل ہون۔ تو یہ افترائے محض ہے۔ یا اس
وجہ سے کہ وہ اپنے ائمہ کی اسوجہ سے متابعت کرتے ہین کہ ائمہ عادل تھے یہانتک کہ اونکی عصمت کے
قائل ہوے۔ تو اب دو ہی صورت ہوسکتی ہے ایک یہ کہ وہ ائمہ عادل نہین تھے تو ایسا دعوی موجب تزلزل
ایمان ہے۔ دوسری یہ کہ وہ ائمہ عادل تھے مگر اونکا اتباع جائز نہ تھا تو ایسا دعوی ترجیح بلا مرجح ہے۔
کیونکہ اشاعرہ جو اشعری یا شافعی کی متابعت کرتے ہین تو اسی وجہ سے کہ وہ دونون ناقل دین
تھے۔ پھر شیعہ اور اشاعرہ مین کوئی فرق نہوا۔

اس تصریح سے معلوم ہوا کہ اہلسنت کے نزدیک شیعون کے فرقہ ناجی ہونے مین کوئی عذر ہی نہین جیسے
اونکے نزدیک اہلسنت ناجی ہین ویسے ہی شیعہ فرقہ بھی ناجی ہین۔

اب اس سے بڑھکر کونسی دلیل حقیت ہوسکتی ہے کہ جو ہمارے قائل ہین وہی ہماری حقیت کا بھی
اعتراف کرتے ہین جس سے آپکو یہ بھی معلوم ہوگا کہ درحقیقت مذہب اہلسنت کوئی مذہب نہین ہے۔ بلکہ
جیسا سلطنت کا رخ ہوتا ہے وہی انکا مذہب ہے۔ دیکھئے معویہ یزید عبد الملک تک تو وہ رنگ تھا کہ ائمہ
اطہار اس طرح نہ تیغ کئے گئے۔ کوئی اسکا روادار نہ تھا کہ اون سے حدیث کی روایت کرے۔
سلطنت بنی امیہ کا خاتمہ ہوا اور سلطنت بنی عباس کا دور دورہ ہوا تو نہ صرف ائمہ اطہار سے روایت
لی جانے لگی بلکہ اونکی امامت وجلالت قدر کا اعتراف ہونے لگا۔ اسی طرح جب سلطنت آل بویہ قایم
ہوئی اور خلفائے بنی عباس اونکے آگے سر بسجود ہوے تو بڑا ہا کتابین فضائل ومناقب ائمہ مین خود

اکابر علمائے اہلسنت نے لکھڈالین ۔ دارقطنی ۔ حافظ ابو نعیم ۔ خطیب بغدادی اوسی زمانہ کے علما ہیں یہ بھی سلطنت لکھنؤ کا فیض تھا کہ مولوی مبین صاحب نے وسیلۃ النجاۃ لکھی جسمین کیسے کیسے فضائل اہلبیت طاہرین کو جمع کیا ہے اور مولوی عبد الحلیم صاحب نے اس طرح حقیت مذہب شیعہ کا اقرار کیا کہ شیعہ ۔ اور حنفی و شافعی مین من حیث النجاۃ کوئی فرق نہین سب فرقے ناجی ہین ۔

اب جو آزادی کا زمانہ آیا اور اسکی ضرورت ہوئی کہ مذہب اہلسنت کی حفاظت کی جائے تو اونھین مولوی عبد الحلیم صاحب کے فرزند مولوی عبد الحی صاحب نے اس طرح کا فتوی دیا کہ کربلا کے مصائب کا حال بلا ذکر صحابہ نہ چاہیے جس سے کیسا کچھ طوفان بے تمیزی پیدا ہو رہا ہے ۔

تکفیر اہلسنت باہمدگر اب آپ دوسرا تماشا دیکھئے کہ جن حضرات اہلسنت نے بزور حکومت و خلافت و سلطنت شیعونکی تکفیر کرکے اپنا ایمان تباہ کیا تھا ۔ اونکو کیا نتیجہ ملا کہ خود ایک دوسرے کو کافر کہہ رہا ہے ۔

سب سے پہلے تو تمامی فرقہ اہلسنت کی تکفیر ملاحظہ ہو کیونکہ اسوقت کے سنی جتنے ہین بلکہ ۳۶۶ھ کے بعد جتنے سنی ہین وہ سب اشعری کہلاتے ہین مگر بتصریح علامہ ابو الشکور سلمی وہ سب کافر ہین چنانچہ تمہید فی بیان التوحید مین فرماتے ہین قال اهل السنة والجماعة ان الله تعالی لم یزل کان خالقا موصوفا بهذه الصفة وسائر الصفات من صفات الفعل وقالت الاشعریة والکرامیة ما لم یخلق الخلق لم یکن خالقا وهذا کفر کما فی الاستقصاء صفحہ ۲۶

کہ مذہب اہلسنت یہ ہے کہ خداوند عالم ہمیشہ سے خالق ہے اور وہ ان صفات سے موصوف ہے جو صفت فعل کہا جاتا ہے مگر اشعریہ اور کرامیہ کہتے ہین کہ جبتک خدا نے پیدا نہین کیا وہ خالق نہین ہوا حالانکہ یہ کفر ہے سمجھئے اس سے تمامی اہلسنت کا کفر ثابت ہوا کیونکہ یہی عقیدہ اشاعرہ ہے جسمین مولوی احمد رضا خان وا دیگر انجم بھی داخل ہین ۔

تکفیر حنبلیہ واشعریہ علامہ شہاب الدین کازرونی رسالہ اثبات علم جزئی خداوند عالم مین لکھتے ہین الکفر تکذیب الرسول فی شیء مما جاء به ضرورة فالاشعری یکفر الحنبلی باثباته الفوق والید والاستواء لان ذلک تکذیب لیس کمثله شیء والحنبلی والاشعری ینفیها لانه تکذیب صریح النصوص ۔

یعنی امام غزالی کہتے ہین کہ کفر اصل مین تکذیب رسول ہے اون چیزون مین جو حضرت سے بحیثیت

ضرورت دین ثابت ہے۔ تو اشعری۔ حنبلیون کو اس وجہ سے کافر کہتے ہین کہ وہ خدا کیلئے فوق ید استوا ثابت کرتے ہین۔ اور حنبلی۔ اشاعرہ کو اسلئے کافر کہتے ہین کہ وہ نص صریح کی مخالفت کرتے ہین کیئے کیا اچھی جوتی پیزار ہے کہ اشاعرہ (یعنی موجودہ اہلسنت) حنبلیین کو (جسمین اہلحدیث داخل ہین) کافر کہین۔ اور حنابلہ اشعری کو کافر کہین۔

ان حنابلہ مین جو خداوند عالم کی جسمیت کے قائل ہین جیسا کہ رسالہ حقل و تہذیب المحدیث مین ثابت کیا گیا ہے۔ ابن تیمیہ و ابن القیم بھی ہین اونکو ابن حجر مکی نے معتقد عقیدہ کفر کہا ہے۔ اور ابن حجر عسقلانی نے اونکی زندقہ اور نفاق کی تصریحات کو لکھا ہے۔

تکفیر شافعیہ۔ علامہ شمس الدین قہستانی حنبلی جامع الرموز مین لکھتے ہین۔

واِلی انہ لا یصح نکاح المعتزلۃ لانہا کافرۃ عندنا والی انہ لا یصح نکاح الشافعیۃ لانہا صارت کافرۃ صفحہ مطبوعہ نولکشور

یعنی مصنف کا قول اشارہ کرتا ہے اس طرف کہ نکاح معتزلہ جائز نہین نہ نکاح شافعیہ کیونکہ وہ سب کافر ہین مولوی احمد رضا خان صاحب تو اس فتوی سے بہت خوش ہونگے کہ اونکے حسب خواہ ملگیا کہ دنیا مین مسلمان صرف ایک حنفی ہین۔ ورنہ معتزلہ و شافعیہ سب ہی کافر ہین۔

کفر حنفیہ تو ایسا کھلا اور بدیہی ہے کہ کسی دلیل کی بھی حاجت نہین کیونکہ پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی حنبلی ولایت سے کسی حنفی کو انکار نہین ہوسکتا۔ وہ انکو فرقہ مرجیہ مین ذکر کر کے کافر کہتے ہین ملاحظہ ہو غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۱۱

واما الحنفیۃ فہم بعض اصحاب ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت زعموا ان الایمان ہو المعرفۃ والاقرار باللہ ورسولہ وبما جاء من عندہ جملۃ علی ما ذکرہ البرہوتی فی کتاب الشجرۃ صفحہ ۲۳۰

یعنی حنفیہ نام ہے پیروان ابو حنیفہ کا جنھون نے یہ گمان کیا ہے کہ ایمان نام ہے معرفت خدا و رسول کا اور اوس چیز کا جو وہ لائے جیسا کہ برہوتی نے کتاب الشجرہ مین ذکر کیا ہے۔ اب اسکے بعد انکی تکفیر مین زیادہ تحریر کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ تاریخ صغیر امام بخاری مین ہے صفحہ ۱۷۰ مطبوعہ الہ آباد

حدثنا نعیم بن حماد قال حدثنا الفزاری قال کنت عند سفیان فنعی النعمان فقال الحمد للہ کان ینقض الاسلام عروۃ عروۃ ما ولد فی الاسلام اشأم منہ۔

یعنی امام بخاری روایت کرتے ہین کہ سفیان ثوری کے پاس کسی نے ابوحنیفہ کے مرنیکی خبر بیان کی تو سفیان نے کہا الحمدللہ وہ اسلام کو پارہ پارہ کرتا تھا اوس سے بڑھکر کوئی شوم اسلام مین پیدا نہین ہوا۔

ہمکو یہان عام حنفی سے بحث نہین چونکہ مولوی احمد رضا خان صاحب خاص الخاص حنفی ہین لہذا وہ یہ فتوی امام ثوری کا سنین کہ کس الفاظ سے وہ وفات ابوحنیفہ پر حمد خدا بجالا رہے ہین اور فرماتے ہین کہ اس سے بڑھکر کوئی شوم اسلام مین پیدا نہین ہوا حالانکہ اسلام مین کیسے کیسے شوم گذرے ہین عمر بن سعد شمر بھی انھین مسلمانون سے تھے مگر سفیان ثوری ابوحنیفہ کا درجہ سب سے بڑھا رہے ہین۔

امام غزالی نے منخول مین اسقدر انکی تسفیہ و تحمیق و توہین و تکفیر ابوحنیفہ کی ہے کہ اوس سے بڑھکر شاید ممکن نہو وہ کل حنفیونکو جو قابل استحسان ہین کافر کہتے ہین اسی طرح قاضی عضد اور کرمانی نے تصحیح کیا ہے کہ قول بہ استحسان کبیرہ ہے یا کفر ہے شافعی نے کہا جو قائل استحسان ہے وہ بدعتی ہے

امام فخرالدین رسالہ ترجیح مذہب شافعی مین لکھتے ہین مسئلۃ یجوز عندهم الخروج من الصلٰوۃ بالضراط وسائر الاحداث والدلیل علی بطلانہ ماذکرنا من ان الرسول لم یفعل ذلک فوجب علینا ان لانفعلہ لقولہ تعالیٰ فاتبعوہ ثم نقول ان احدا من فساق المسلمین لایفعل ذلک ولوفعل احد ذلک لقالوا انہ ملحد قد استخف بالدین والشرع بل عندهم ان ترک الصلٰوۃ اهون بکثیر من الصلٰوۃ المشتملۃ علی هذہ الهیئۃ

یعنی حنفیون کے نزدیک جائز ہے کہ گوز کرکے نماز کو تمام کرے حالانکہ یہ ایسا امر ہے کہ کوئی فاسق مسلمان بھی اسکا ارتکاب نہین کرتا۔ بلکہ اگر کوئی ایسا کرے تو اوسکو ملحد کہا جاتا ہے کہ اوسنے دین شریعت کا استخفاف کیا۔ بلکہ نماز کا ترک کردینا بہتر ہے اس سے کہ ایسی فضیحتی بھری نماز پڑھی جاے۔

اب اسکے ساتھ اسکو بھی سن لیجئے کہ حنفیون نے بخاری سے بھی اپنی کسر نکال لی ہے چنانچہ علامہ عبدالرحیم سبط صاحب ہدایہ فصول الاحکام فی اصول الاحکام مین لکھتے ہین ذکر ابوسهل بن عبداللہ وهو ابوسهل الکبیر عن کثیر من السلف رحمهم اللہ ان من قال القرآن مخلوق فهو کافر ومن قال الایمان مخلوق فهو کافر وحکی انہ وقعت هذہ المسئلۃ ببخارا فانہ قال فی

بحضورھما الی ائمۃ بخارا فکتب فیہ الشیخ الامام ابوبکر بن حامد والشیخ الامام ابو حفص الزاھد والشیخ الامام ابوبکر الاسمٰعیلی رحمہم اللہ ان الایمان غیر مخلوق ومن قال بخلقہ فہو کافر وخرج کثیر من الناس من بخارا منہم محمد بن اسمٰعیل صاحب الجامع بسبب قولہم الایمان مخلوق کما فی الاستقصاء ص ۲۶۷

یعنی ابو سہل کثیر نے بہت سے ائمہ سلف سے روایت کیا ہے کہ جو کہتے قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے اور جو کہے کہ ایمان مخلوق ہے وہ کافر ہے۔ یہ مسئلہ فرغانہ میں پیش ہوا تو امام ابوبکر بن حامد۔ امام ابو حفص زاہد۔ امام ابوبکر اسمٰعیلی نے لکھا کہ ایمان غیر مخلوق ہے اور جو اسکے مخلوق ہونے کا قائل ہو وہ کافر ہے۔ اسی وجہ سے بخارا سے بہت سے لوگ نکل گئے جسمین محمد بن اسمٰعیل بخاری مصنف صحیح بخاری بھی ہین کہ وہ اسکے قائل تھے ایمان مخلوق ہے۔

اب نہین معلوم کونسا فرقہ اہلسنت باقی رہتا ہے جو باخود ہا کی تکفیر سے محفوظ رہ سکتا ہو کیونکہ اشاعرہ حنابلہ۔ شافعیہ۔ حنفیہ۔ بخاری پرست سبکی تکفیر تو آپکو ان عبارتون سے معلوم ہو چکی کہ کوئی فتوی کفر سے نہین بچا ہے پھر شیعیان حیدر کرار کو اگر چند کفار نے کافر کہا تو اسکی کیا فکر ہے جبکہ خود وہ لوگ بحسب اقرار خود کافر و مرتد قرار پا چکے ہین۔

اگر اس بحث کو تفصیلاً آپ دیکھنا چاہتے ہین تو کتاب مستطاب استقصاء الافحام جلد اول صفحہ ۲۶۴ لغایت ۲۷۰ ملاحظہ فرمایئے کہ عجب عجب اسرار مخفیہ اوس سے واضح ہوتے ہین جسکے بعد کوئی سنی عالم ایسا نہین نکلتا جو دائرہ کفر سے خارج ہو۔ بخیال اختصار ہمنے اسی تحریر پر کفایت کی۔

تنبیہ۔ آخر مین ہم مولوی احمد رضا خان صاحب کو دوستانہ مشورہ دیتے ہین کہ شیعہ سنی مین بہت سی خونریز لڑائیان ہو چکی ہین جس سے اسلام اس نوبت کو پہونچا۔ اب خدا کیلئے اپنی زبان سنبھالئے۔ اور فتاوی علماء حرمین کو خیال کیجئے جو آپکی نسبت ہو چکے ہین پھر کیون ایسی جرأت کرتے ہین جس سے اوسکی یاد تازہ ہو اور آپ اوسی حکم مین داخل ہون جو دوسرون پر چلا رہے ہین۔

والسلام علی من اتبع الہدی۔

تمت

قیمت ١/-